بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۴ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۴ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گلے میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو گزشتہ شب بخار ۱۰۳ درجہ تھا۔ اور سخت سر درد بھی۔ آج صبح ۱۰۰ درجہ حرارت سو درجہ ہو گیا۔ لیکن اب شام کو پھر بخار زیادہ ہے۔ اور سخت سر درد بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار اور معدہ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

نہایت اہم امور کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اہم فیصلے

مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء کی دوسرے اور تیسرے دن کی کارروائی

۳۱ مارچ مجلس مشاورت کا دوسرا دن تھا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گیارہ بجے مقررہ وقت پر تعلیم الاسلام کالج ہال میں تشریف لائے۔ اور جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر فرمایا کہ ناظر صاحب اعلےٰ گزشتہ مجلس مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل کے متعلق اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائیں۔ اس پر جناب ناظر صاحب اعلےٰ نے رپورٹ پڑھی۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے دوران سال میں بجٹ میں اضافوں کی رقوم منظور فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پڑھ کر سنائیں۔ امسال صرف اضافہ بجٹ کی رقوم کی مقدار۔ ۱۸۹۱۵۵-۱۴-۰ تک پہنچ گئی۔ اصل بجٹ بھی کئی لاکھ کا تھا۔ پھر وہ تجاویز جو مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے آئیں۔ مگر صدر انجمن نے ان کو مسترد کر دیا سنائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر فرمایا۔ بہتر ہوتا۔ اگر وہ وجوہ بھی بیان کر دی جاتیں۔ جن کی بناء پر صدر انجمن نے یہ تجاویز مسترد کی ہیں تا کسی کو یہ خیال نہ گزرتا۔ کہ مفید تجاویز یونہی رد کر دی گئی ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناظر صاحب بیت المال کو اپنی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ ۱۳-۱۹۱۴ء میں ہمارا بجٹ صرف ۶۳ ہزار کا تھا۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۷½ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ گویا گیارہ گنے سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ لیکن حقیقتاً اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس سال پانچ لاکھ کے قریب اور چندے بھی ہوئے۔ تحریک جدید کا چندہ کالج کا چندہ اور مسجد مبارک کا چندہ وغیرہ۔ یہ بھی بجٹ میں شامل کرنے سے ہمارا بجٹ بیس اکیس گنے زیادہ بڑھ چکا ہے۔ اور اس میں اگر زمینوں وغیرہ کی آمد شامل کر لی جائے۔ تو کل بجٹ قریباً بیس لاکھ روپیہ کا ہو جاتا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے انجمن اپنا ۲۲ سالہ پرانا سب قرض اتار چکی ہے۔ اور اس وقت اس کے پاس ۴ لاکھ ۱۵ ہزار ریزرو فنڈ ہے۔ مگر ابھی آمد بڑھانے کی کوشش کرنی ضروری ہے۔ اور ریزرو فنڈ کو ۲۵ لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ آج کی ڈاک سے افریقہ کی مسجد کی تصویر آئی ہے۔ جو بہت خوبصورت ہے۔ حضور نے وہ تصویر احباب کو دکھائی۔ پھر ایک اور تصویر دکھائی جس میں ایک انگریز نومسلم اور ایک احمدی مصری اکٹھے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے بیچ میں ایک بچہ ہے۔ اس تصویر پر قرآن کریم کی یہ آیت لکھی تھی۔ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ حضور نے فرمایا۔ اس تصویر پر یہ آیت دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ مصری سیاسی لحاظ سے انگریزوں کے دشمن ہیں۔ مگر احمدیت نے ایک مصری احمدی اور ایک انگریز احمدی کو بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد حضور نے ناظر صاحب بیت المال سے فرمایا۔ کہ سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پیش کریں۔ اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آ جائیں۔ اور بولنے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں۔ اور ان کو باری باری بولنے کا موقعہ دیں۔ اس پر جناب چودھری صاحب مجمع عام سے اٹھ کر سٹیج پر آ گئے۔ جناب خانصاحب نے رپورٹ سنائی۔ اور پہلے بجٹ آمد پر گفتگو ہوئی۔ مختلف دوست آمد کو بڑھانے کے ذرائع پر اظہار خیالات کرتے رہے۔ سب کمیٹی کی تجویز یہ تھی۔ کہ جن دوستوں کی آمد ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہو۔ ان کے لئے شرح چندہ عام ایک آنہ کی بجائے پانچ پیسہ فی روپیہ کر دی جائے۔ گفتگو کے بعد حضور نے اس کے متعلق آراء طلب فرمائیں۔ تو کثرت آراء اس کے خلاف نکلیں۔ اور حضور نے اسے مسترد فرما دیا۔ اور سوا دو بجے نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخاست فرمایا۔ نمازیں حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور ۳ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

جس میں ناظر صاحب بیت المال نے بجٹ آمد کی منظوری کے لئے سب کمیٹی کی سفارش پیش کی اس پر حضور نے آراء طلب فرمائیں تو تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر منظوری کے حق میں رائے دی۔ اور حضور نے بجٹ آمد کی منظوری کا اعلان فرمایا۔ نیز خرچ کا بجٹ برائے غور پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔

نمائندگان کو خرچ کے بجٹ پر گفتگو کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا اگر کوئی دوست خرچ کی مدات کے متعلق یہ رائے دینا چاہیں۔ کہ کس طرح کمی کی جا سکتی ہے تو بیان کریں۔ نیز اخراجات کی مدات میں کوئی ترمیم پیش کرنا چاہیں تو کریں۔ اس بارہ میں کافی دیر تک تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ اور پھر مختلف مدات میں اخراجات کے اضافہ کے متعلق سب کمیٹی کی تجاویز پیش ہونی شروع ہوئیں۔ حضور ہر تجویز کے متعلق تفصیلی گفتگو کا موقعہ عطا کرنے کے بعد موافق اور مخالف آراء شماری کراتے۔ اور پھر اپنا فیصلہ بیان فرماتے۔ اس طرح حضور نے جن تجاویز کے متعلق آراء شماری کرائی ان سب میں حضور نے اپنا فیصلہ کثرت آراء کے حق میں دیا۔

آخر جب ۱۰ بجے حضور نے اجلاس برخاست کیا۔ تو یہ اعلان فرمایا کہ آج ایک مطالبہ شام کی جماعت کی طرف سے آیا ہے۔ کہ وہاں لوگ انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں۔ جو گریجوایٹ اس کام کے لئے وہاں جا سکیں وہ اپنے نام لکھا دیں۔ یہ تبلیغ کرنے کا ایک راستہ کھلا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

یکم اپریل کو اجلاس ۹ بجے صبح تلاوت قرآن اور دعا سے شروع ہوا۔ جس میں سارا بجٹ ان کمیوں اور زیادتیوں کے بعد جو حضور نے مجلس مشاورت کے دوران میں منظور فرمائیں۔ منظور کرنے کے متعلق نمائندگان سے آراء طلب کی گئیں۔ تو سب نے متفقہ طور پر عرض کیا۔ کہ منظور فرمایا جائے۔ اس پر حضور نے منظوری کا اعلان فرمایا۔

پھر کیڈر کمیٹی کو اپنی رپورٹ مکمل کرکے پیش کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اور نظارت بیت المال کی بقیہ تجاویز کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پر بحث شروع ہوئی۔ اور ان کے متعلق بھی حضور نے کثرت آراء کے حق میں فیصلے دیئے۔ اور پھر جب دوسری سب کمیٹی کی رپورٹ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے پیش فرمائی۔ تو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وہ ایمان افروز واقعہ رونما ہوا۔ جس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے۔ اسی پر یہ اجلاس جو صبح کے نو بجے سے کر کے ۳ بجے تک مسلسل جاری رہا۔ ختم ہوا۔ اور حضور نے خدام کو واپس جانے کی اجازت فرمائی۔

تحریک جدید کی اہمیت

فرمایا "یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ جو میں نے کہا ہے۔ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔"

تحریک جدید کے جہاد کی یہ اہمیت آپ کو اپیل کررہی ہے۔ کہ آپ اپنے ان وعدوں کو جو تحریک جدید کے جہاد کے سلسلے میں کئے ہیں۔ ابتدائی ایام میں ہی ادا کرکے السابقون الاولون کے زمرہ میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اقتصادی اور صنعتی ترقی کی سکیم کے متعلق ضروری اعلان

گورنمنٹ ہند نے اپنی طرف سے طلبا کی ایک کثیر تعداد کو انگلستان اور امریکہ اور دیگر ممالک میں وظائف (مبلغ ۳۰۰ پونڈ سالانہ) پر اور باقی ایک ہزار طلبا کو اپنے ذاتی پرائیویٹ خرچ پر اعلےٰ تعلیم کے لئے امسال روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ٹریننگ کے بعد وہ ہندوستان کی صنعتی اور اقتصادی سکیموں کو کامیاب طور پر چلاسکیں۔ جو طلبا گورنمنٹ کے وظیفہ پر تعلیم حاصل کرینگے۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ٹریننگ کی تکمیل کے بعد کم از کم پانچ سال گورنمنٹ کی ملازمت کریں۔ گورنمنٹ کے ملازمین کو بھی درخواست بھجوانے کی اجازت ہے۔ عام طلبا کے لئے ضروری ہے کہ ان کی عمر ۱۹ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ لیکن گورنمنٹ کے ملازمین کی عمر اگر ۳۴ سال تک بھی ہو تو درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

یہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے۔ اور درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء مقرر کی گئی ہے۔ تعلیمی معیار کیمسٹری۔ فزکس۔ باٹونی۔ زوالوجی۔ اگریکلچر۔ انجینئرنگ۔ میڈیسن۔ اقتصادیات وغیرہ میں کم از کم گریجویٹ ہو۔ پوری سکیم مختلف کالجوں اور گورنمنٹ کے دفاتر سے مل سکتی ہے۔ یا پیپر منیجر گورنمنٹ پبلیکیشن دہلی سول لائنز سے تین آنے کے ٹکٹ روانہ کرکے منگوائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں۔ یا درخواست بھجوانی ہو تو مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط وکتابت فرمائیں۔

سیکرٹری سیلیکشن بورڈ اوورسیز سٹوڈنٹس معرفت ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ۔

نوٹ:۔ مکمل سکیم کا ایک نسخہ اور درخواستوں کے چند فارم بھی احتیاطاً ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان کے دفتر میں منگوا لئے گئے ہیں۔

خاکسار عبدالاحد عفی عنہ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان۔

امن عالم پر آریہ سماج نئی دہلی کی مذہبی کانفرنس میں ایک احمدی کی تقریر

آریہ سماج نئی دہلی نے اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک مذہبی کانفرنس آریہ سماج مندر نئی دہلی میں امن عالم کے موضوع پر اظہار خیالات کے لئے منعقد کی۔ جس میں خاکسار نے انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے اپنا مضمون مقررہ عنوان پر پڑھا۔ اور قرآن کریم کے پیش کردہ اصول اور ذرائع بتائے جنکو اختیار کرنے سے مختلف مذاہب۔ اقوام اور حکومتوں میں ربط واتحاد قائم ہوسکتا ہے اپنے مضمون کو مختلف عنوانوں کے ماتحت تقسیم کرکے عاجز نے بتایا کہ (۱) امن قائم کرنے کے لئے یہ چند اصول نہایت ضروری ہیں:۔ (الف) ہر شخص کا حق ہے۔ کہ اس کی ضمیر آزاد ہو۔ اور جس مذہبی تحریک میں وہ جانا چاہے شامل ہو سکے۔ (ب) بانیان مذاہب کی عزت کو قائم کیا جائے۔ اور تسلیم کیا جائے کہ ہر ملک اور قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہادی اور راہبر مبعوث ہوتے رہے۔ (ج) ہر مذہب کے پیرو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ دوسروں کے عیب بیان کرنے سے اپنی سچائی ثابت نہیں ہوتی۔ (د) دوسرے مذاہب میں جو خوبیاں ہوں اُن کا اعتراف کریں۔ خوبی خواہ کہیں ہو خوبی ہی ہے۔ (س) ہر مذہب کے معبدوں کی حفاظت کی جائے۔ اور بلا لحاظ مذہب وملت ہر شخص کو ان میں عبادت الٰہی کی اجازت ہونی چاہئے۔

(۲) انفرادی اصلاح کیلئے جس سے بنی نوع انسان کے تمدنی جھگڑے ختم ہوکر امن قائم ہوسکتا ہے یہ اصول ضروری ہیں:۔ (الف) روپیہ بند کرکے نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ اُسے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں لگانا چاہئے تاغرباء کیلئے خوراک پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ (ب) باوجود اس کے اگر کوئی شخص روپیہ جمع رکھے اور اس پر ایک سال گذر چکا ہو تو حکومت اُس سے اڑھائی فیصدی سالانہ ٹیکس لے۔ اور غرباء پر خرچ کرے۔ (ج) سود کے رواج کو تمدن کے دائرہ سے نکال کر بالکل مٹا دیا جائے۔ سود کی وجہ سے دنیا کی دولت چند ہوشیار لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور باقی لوگ غربت میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر سود کا دروازہ کھلا نہ ہوتا تو کسی حکومت کو جرأت نہیں ہوسکتی تھی۔ کہ دنیا کی ہولناک اور خطرناک جنگوں میں حصہ لیتی جو موجودہ زمانہ میں لڑی گئیں۔ (د) ورثہ تقسیم ہونا چاہئے تا ایسے خاندان ایک دوسروں میں باقی لوگوں کی طرح ہوکر ان میں سے صرف وہی لوگ ترقی کرسکیں جو ذاتی قابلیت رکھتے ہوں اور ان کی ترقی ملک اور دنیا کے لئے مفید ہو۔ نہ یہ کہ محض اپنے باپ دادا کی جائداد کے سہارے بیٹھکر خود نکمے ہوجائیں۔ بلکہ اپنی دولت کو بھی بند کرلیں۔ (س) تمام بنی نوع انسان کو برابر قرار دیا جائے اور نسلی اور قومی برتری کے خیال کو مٹا دیا جائے۔

(۳) وہ اصول جن پر چل کر حکومت اور رعایا کے جھگڑے ختم ہوسکتے ہیں یہ ہیں:۔ (الف) اسلام حکومت کا فرض قرار دیتا ہے۔ کہ رعایا کے لئے کھانے کپڑے مکان تعلیم اور کام مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو۔ تا غریب سے غریب انسان کو بھی اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا موقعہ حاصل ہو اور دنیا اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ خلفاء اسلام کے زمانہ میں منظم طریق پر ہر فرد کی ضروریات زندگی پوری کی جاتی تھیں۔ اور وہ خود اسکی نگرانی کرتے تھے۔ (ب) اسلام رعایا کیلئے بھی یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ حکومت سے تعاون کرے اور باغیانہ تحریکوں اور سازشوں سے جو ملک کے امن کو برباد کرنیوالی ہوں کلی طور پر اجتناب کرے۔

(۴) بین الاقوامی صلح کے اصول جن پر چل کر ملکوں اور قوموں کے آپس کے جھگڑے ختم ہوسکتے ہیں یہ ہیں:۔ (الف) ہر قوم کو اخلاقی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ وہ اپنے تئیں ان ذمہ داریوں سے آزاد سمجھے کسی قوم کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے آپکو دوسروں سے زیادہ مہذب سمجھکر اُن پر حکومت کرنے کا ادعا کرے۔ (ب) ایک لیگ آف نیشنز ہونی چاہئے جس کا یہ فرض ہو کہ اگر دو حکومتیں جھگڑ پڑیں۔ تو اُن کو مجبور کرے کہ قوموں کی پنچایت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔ اگر کوئی قوم نہ مانے اور دوسری پر حملہ کردے تو باقی سب کا فرض ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں یکجا ہو جائیں اور ملکر اس سے لڑیں۔ ان سب اصولوں کو تفصیلاً بیان کرنے کے بعد عاجز نے بتایا کہ جب دنیا میں گرمی حد سے بڑھ جاتی ہے۔ تو وہ وقت آسمان سے باران رحمت کے نزول کا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب دنیا میں بدامنی اور بےچینی پھیل جائے تو سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکو دور کرنے کے لئے اپنے کسی برگزیدہ کے دل پر روحانی بارش نازل کی ہے۔ دنیا کی موجودہ انتہائی بدامنی کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمارے دکھوں اور تکلیفوں کو دور کرنے کا کوئی انتظام کیا۔ حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ وہی موعود ہیں۔ جن کے آخری زمانہ میں آنیکی خبر ہر مذہب نے دی ہے۔ اس لئے دنیا میں حقیقی امن اُسوقت تک قائم نہیں ہوگا جبتک لوگ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز پر کان نہ دھرینگے۔ اور ان اصول کو اختیار نہ کرینگے جو دنیا سے فتنہ اور فساد کو مٹانے کیلئے آپ نے اسلام سے پیش کئے ہیں۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

کمیونزم کے متعلق روس میں میرے چشم دید حالات

ہمارے ملک ہندوستان میں روس کے اقتصادی نظام کی بے حد تعریف کی جاتی ہے۔ اور ہر مذہب و ملت کے نوجوان اور سن رسیدہ لوگ بھی ان کو پسند کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ وہاں بالکل مساوات اور غرباء و امراء کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر یہ امور ایسے ہی ہیں جیسے صحرا میں سراب۔ کہ جب اسے پانی سمجھ کر ایک پیاسا آگے بڑھے تو سوائے ریت کے اور کچھ وہاں نہ پائے۔ میں اپنی چشم دید باتیں اور وہاں کے لوگوں سے شنید کے چند واقعات احباب کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

۱۹۲۵ء کے شروع میں جب مجھے عشق آباد کے قید خانہ میں لے جایا گیا تو وہاں چار پانچ کمرے تھے۔ پہلے کمرے میں کچھ زیادہ سیاسی معزز قیدی تھے نسبتاً باقی کمروں کے۔ اور چونکہ سردی کی شدت تھی۔ کمرہ گرم کرنے کے لئے اس کمرہ میں توڑے پیمانہ پر لوہے کی انگیٹھی تھی۔ جس میں لکڑیاں ڈالکر کمرہ گرم کیا جاتا تھا۔ مگر بقیہ کمروں میں جہاں غریب اور معمولی درجہ کے قیدی تھے انگیٹھی وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا قیدیوں کے لئے اجازت تھی۔ کہ ان کے گھر والے ہفتہ میں ایک بار کپڑے تبدیل کرنے کے لئے بھیجدیں۔ اور پرانے کپڑے لے جائیں۔ مگر میرے نئے پارچات جو جیل کے افسران نے مجھ سے لے لئے تھے۔ مجھے نہ دیئے حتیٰ کہ میں وہاں تین ماہ رہا۔ اور اس قدر جوئیں میرے کپڑوں میں پڑ گئیں۔ کہ نکالتے نکالتے انگلیاں تھک جاتی تھیں۔ مگر وہ ختم ہونے میں نہ آتی تھیں :

رات کے کسی حصہ میں اگر میں اٹھ کر وضو وغیرہ کے لئے جاتا تو مجھ کو سپاہی ڈانٹتا مگر پہلے کمرہ کا کوئی آدمی کسی کام کے لئے جاتا اسے کچھ نہ کہتا۔ ہاں میں اس خدا سے جس کا چہرہ اسلام نے دکھایا ہے جب دعا کرتا۔ تو خدا تعالےٰ ایسے سپاہی کو تبدیل کر دیتا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ اسکے شر سے مجھ کو بچا لیتا میں عشق آباد کے قید خانہ میں ہی تھا۔ کہ مجھ کو وہاں کے رہنے والے قیدیوں نے بتایا کہ زار کی حالت زار کے وقت ایک بہت بڑا تاجر جس کے کئی کارخانے مختلف شہروں میں تھے۔ بولشویکوں نے یکدم اس سے چھین لئے اور سارا مال اور تمام جائیداد ضبط کر لی۔ اور اسے کہا پہلے تم عیش کرتے رہے ہو۔ اب دوسرے لوگ عیش کرینگے۔ اور تم اب دوسرا پہلو زندگی کا دیکھو۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ وہ شخص چند پیسوں پر روزانہ مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ جھاڑو دینے کا کام کر کے زندگی کے دن پورے کرتا تھا۔

روسی افسروں کے مظالم سے تنگ آکر قید خانوں میں اکثر روسی کھانا۔ پینا۔ پہننا بالکل چھوڑ دیتے تھے۔ اس سے پہلے افسروں کو لکھ کر اطلاع دیتے تھے۔ کہ اگر فلاں تاریخ تک ہم کو رہا نہ کروگے۔ تو ہم کھانا پینا ترک کر دیں گے۔ روسی زبان میں اسکو کاردفکا کہتے ہیں۔ چنانچہ کثرت کے ساتھ ایسے لوگ اس لئے مجبور ہو کر کہ ان کو مدتوں تک قید میں ڈالے رکھتے۔ اور ان سے کچھ بھی دریافت نہ کرتے۔ تو وہ فاقہ کشی شروع کر دیتے تھے عورت بھی اور مرد بھی حتیٰ کہ مر جاتے۔ اور کئی قریب المرگ ہو جاتے۔ مگر ان حامیان مساوات پر جوں تک نہ رینگتی۔

تاشقند کے قید خانہ میں ایک دفعہ تمام قیدیوں نے جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے مل کر ایک درخواست بھوک ہڑتال کی دینی چاہی اور سب کے دستخط کرائے گئے۔ جب وہ میرے پاس کاغذ لائے۔ تو میں نے بڑے انکسار سے کہا۔ کہ یہ مجھ سے نہ ہوسکیگا کیونکہ ہمارے پیارے امام نے اسلام اور قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق ایسی تمام راہوں سے منع فرمایا ہے۔ جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکھیں۔ اور ملک کے امن و سکون کو برباد کریں۔ نیز یوں بھی خودکشی اسلام میں منع ہے۔ اس لئے میں اس امر میں آپ کے متفق نہیں ہوں۔ ہاں بار بار ان کو قانون کے اندر رہتے ہوئے توجہ دلائیں۔ ایک حاکم اور بھی ہے۔ جو ان سب سے بڑا ہے۔ اس کا در کھٹکھٹاؤ۔ پھر دیکھو خدا تعالےٰ کیا سلوک کرتا ہے۔

جب قید خانہ کے حاکم نے مجھ کو بلا کر دریافت کیا۔ اور میں نے دستخط نہ کرنے کی وجہ بتائی۔ اور کہا کہ ہمارے پیارے امام نے جو صلح اور آشتی کے شہزادے ہیں ہم کو فتنوں اور فساد کی راہوں سے ہر حال میں بچنے کی تاکید فرمائی۔ تو وہ خوش ہو گیا۔ اور اس کے صلہ میں مجھ کو میرے بعض نئے پارچات جو مجھ سے چھینے ہوئے تھے۔ بھجوا دیئے۔ نیز لپٹن کا ڈبہ جو میں یہاں سے ساتھ لے گیا تھا۔ وہ بھی قید کے کمرہ میں مجھ کو بھجوا دیا۔ میں نے اسلامی تعلیم کے ماتحت نصف ڈبہ چاء کا کیونکہ وہاں کے لوگوں کو چائے بہت مرغوب تھی۔ اپنے کمرے کے قیدیوں میں تقسیم کر دیا۔ جس کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔

غالباً روس کے کسی بڑے شہر کے قیدی جو تاشقند کے اسی قید خانہ میں دوسرے کمرہ میں بند تھے۔ ان میں ایک قیدی لڑکا جو بہت ہی شکستہ حال تھا۔ اور جس کے پارچات بہت ہی بوسیدہ تھے۔ مگر اس کے ساتھ کے قیدیوں کے کپڑے نہائت عمدہ تھے۔ جب وہ کمرے والے چہل قدمی کے لئے سامنے کے صحن میں آئے۔ اور میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی میں سے اس غریب کو دیکھا۔ تو احمدیت کی تعلیم اور اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نصیحت نے کہ غریبوں کا خیال رکھنا مجھ کو بے قرار کر دیا۔ میں نے اپنے نئے پارچات میں سے جو چند ہی دن ہوئے مجھ کو واپس دیئے گئے تھے۔ نئی عمدہ قمیص اور نئی سلوار اور اچھا آزار بند اس کو پکڑا دیا۔ اور یہ جوڑا سب سے اچھا جوڑا میرے پاس تھا۔ میرا یہ سلوک کرنا تھا۔ کہ ایک طرف تو تمام روسی قیدی جو اس لڑکے کے کمرے کے تھے۔ اور جو اچھے سمجھدار اور امراء معلوم ہوتے تھے دکیونکہ یہ سیاسی قید خانہ تھا) سب کے سب میری اس حرکت پر حیران ہو گئے۔ کہ اس نے ایسا اعلےٰ سلوک اس سے کیوں کیا۔ جب باقی قید خانہ کے قیدیوں کو علم ہوا تو وہ بھی حیران ہوئے۔ اور دوسری طرف میرے کمرے کے قیدی جو بعد میں تقریباً سب کے سب احمدی ہو گئے تھے حیران و ششدر رہ گئے۔ کہ یہ یعنی تو ابلے ہوئے پانی کے ساتھ کھاتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ اچانک سور کا گوشت دے دیتے تھے۔ اور حال اس کا یہ ہے۔ کہ اچھا اور قیمتی جوڑا اس غریب روسی کو دے دیا ہے۔ چنانچہ میرے کمرہ کے سب سے امیر اور نیک دل بھائی نے مجھ کو کہا۔ کہ اس کو یہ نیا جوڑا کیوں دے رہے ہو۔ پاگل تو نہیں ہو گئے۔ میں نے کہا مجھے آپ کچھ نہ کہیں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے یہی اسلام کی تعلیم ہے :

ایک دوسرا ملّا تھا۔ جو میرے کمرہ میں قید تھا۔ اس نے اعتراض کیا۔ کہ یہ لڑکا تو مشرک روسی ہے۔ بلکہ دہریہ اور میں مسلمان میرے ساتھ یہ سلوک کیوں نہیں کیا۔ اور مجھ پر اس کو کیوں ترجیح دی۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں اس خدا کو مانتا ہوں۔ جو رب العالمین ہے۔ وہ مشرک لوگوں کا دہریوں کا سب کا رب ہے۔ اور اسی کے رنگ میں رنگین ہونا ہی اصل اسلام کی تعلیم ہے۔

جب میں اپنا سب سے اچھا جوڑا دے چکا اور عید الفطر کو چند ہی دن باقی تھے۔ تو اس قید خانہ کے ایک معزز اور امیر قیدی نے جو بعد میں احمدی ہو گیا تھا۔ اور جو کابل کے ایک معزز خاندان کا تھا۔ مجھ کو بتایا۔ کہ کابل میں جب حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضؓ سنگسار کئے گئے۔ تو میں بھی اس وقت اسی اجتماع میں شریک تھا۔ اور وہ سب واقعہ میرا چشمدید ہے۔ اس نے مجھ کو کہا۔ عید کے دن میں جب نیا جوڑا پہنوں گا۔ تو یہ جوڑا تم کو دے دوں گا۔ میں نے نہایت ہی استغناء سے کہا من نمے خواہم۔ کہ میں آپ کا یہ پہنا ہوا جوڑا نہیں چاہتا۔

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ پیارے امام حضرت مصلح موعود فداہٗ نفسی و روحی کی ایک ایک نصیحت پر عمل کر کے مجھ کو جو مسرت ہوتی تھی۔ میں اسکو بیان نہیں کر سکتا یہ سب نصائح تھیں۔ جو میرے پیارے آقا نے تفصیل کے ساتھ عاجز کو روس جاتے وقت لکھوائی تھیں۔ اور جن کا روس کی حکومت نے روسی میں ترجمہ کرا کر رکھ لیا تھا۔ اور مجھ پر کئی بعض سوالات ان نصائح کے متعلق کئے گئے۔

غرض میں نے عشق آباد میں اور تھک کے قید خانہ میں اور ماسکو کے جیل میں ہر جگہ یہ امتیاز دیکھا۔ کہ سپاہی اور افسر کے پارچات میں۔ خوراک میں۔ میز بیٹھنے کے کمروں میں نمایاں امتیاز تھا۔ ان کی تنخواہوں کے متعلق دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نمایاں فرق ہے۔

میں نے تاشقند میں اور عشق آباد و ماسکو میں دیکھا۔ کہ اسٹیشن تا قید خانہ سڑکوں پر چلنے والے بعض ٹرام پر سوار ہوتے۔ بعض اعلیٰ قسم کی موٹروں میں جو میاں کبھی میں نے نہیں دیکھیں۔ بعض معمولی چھکڑوں میں۔ بعض پیدل۔ بعض لاریوں میں۔ غرض ان کی سواری۔ سامانوں۔ لباسوں اور طریق تمدن میں نمایاں امتیاز دیکھنے میں آتا تھا۔

خوراک کے متعلق تاشقند اور عشق آباد کے جیل میں جو ڈبل روٹی مجھ کو اور دیگر قیدیوں کو ملتی۔ وہ ایسی سفید تو نہ ہوتی۔ جیسی یہاں کی ہوتی ہے۔ کچھ میلی اور ترش ہوتی۔ مگر ماسکو میں جب پہلی دفعہ روٹی ملی۔ تو وہ ایسی میلی اور ترش تھی کہ نہ کھانے کو جی چاہے۔ اور نہ ہی دیکھنے کو۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کیا اب میں یہ روٹی کھاؤنگا۔ اور کھا سکوں گا۔ آخر سخت بھوک کے وقت میں اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بمشکل پیٹ میں ڈالا۔ بغیر کوئی قصور بتائے اور بغیر کسی جرم کی تحقیق کے میرے ساتھ سزاؤں کا دوسرے قیدیوں کی نسبت نرالا معاملہ تھا۔ جس کو میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام قیدی محسوس کر کے مجھ پر ترس کرتے تھے۔ علیحدہ کمرہ میں۔ تاریک کمرہ میں مشکیں باندھ کر۔ رسے سے باندھ کر۔ ٹخنے سے باندھ کر۔ لوہے کی چارپائی سے رسے سے باندھ کر۔ سخت سردی میں فقط سرد قمیص اور پائجامہ پہنا کر تہ خانہ میں بند کر دیتے۔ اور ساری رات نگران گرم کپڑے اور کوٹ پہن کر نگرانی کرتا تھا۔ (خاکسار ظہور حسین از قادیان)

ایک گریجوایٹ کی ضرورت

تبدیلی عقیدہ کے سوال پر مولوی محمد علی صاحب کا غیر معمولی اضطراب

جناب مولوی محمد علی صاحب کسی زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کثرت کے ساتھ نبی اور رسول لکھتے رہے آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے گذشتہ سلسلہ نبوت کو پیش کرتے رہے اور اس شدت سے پیش کرتے رہے کہ اگر مخالفین میں سے کوئی کسی غیر نبی کی مثال پیش کر دیتا تو آپ فوراً اسے ٹوک دیتے اور کہتے "بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے ..... کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے" (ریویو جلد ۵ نمبر ۱)

لیکن ۱۴ء میں یکدم مولوی صاحب کی تحریروں کا انداز بالکل بدل گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی اور رسول کی بجائے مجدد اور محدث لکھنے لگے آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے سلسلہ نبوت کی بجائے سلسلہ مجددیت پیش ہونے لگا۔ اور مخالفین میں سے اگر کسی نے آپ کی نسبت نبی کا لفظ لکھا تو فوراً اس کی تردید شروع کر دی۔

آپ کی تحریروں میں یہ زمین و آسمان کا فرق کس بات کا آئینہ دار ہے؟ یہی کہ آپ نے مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق یقیناً اپنے عقیدے میں تبدیلی کی۔ یہ تبدیلی اتنی واضح اور نمایاں ہے۔ کہ خود جناب مولوی صاحب بھی کبھی کھلے اور صاف الفاظ میں اس سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ جب بھی یہ معاملہ ان کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ اس پر اظہار رائے کرنے سے گریز کرتے اور محض وکیلانہ ایچ پیچ میں اسے الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح دبی زبان سے اپنے تبدیلی عقیدہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

ذیل میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے اپنے عقیدہ میں یقیناً تبدیلی کی گو اب وہ کسی نہ کسی طرح اس کے اقرار سے بچنا چاہتے ہیں۔

۱۹۳۶ء میں مولوی صاحب موصوف نے ایک ٹریکٹ بعنوان "اراکین انجمن حمایت اسلام کے استفسارات" شائع کیا تھا۔ اس میں آپ نے مولوی احمد علی صاحب اور چند دیگر اراکین انجمن حمایت اسلام کے ان استفسارات کا جواب دیا ہے جو انہوں نے تبدیلی عقیدہ کے متعلق آپ سے کئے مولوی احمد علی صاحب کا پہلا سوال یہ تھا۔ "آپ نے جب سے مرزا صاحب کی بیعت کی ہے۔ تب سے لیکر آج تک آپ کا ان کے متعلق کیا عقیدہ ہے کہ انہوں نے کیا دعویٰ کیا تھا۔" اس سوال کا جواب جناب مولوی محمد علی صاحب نے یوں دیا۔

"آپکے اپنے الفاظ میں آپ کا دعویٰ نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ انہی اعتقادات پر میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی اور اب بھی میرا یہی اعتقاد ہے۔"

قارئین غور فرمائیں! مولوی احمد علی صاحب کا سوال تو یہ تھا کہ جب سے آپ نے بیعت کی "تب سے لیکر آج تک" آپکا کیا عقیدہ رہا ہے۔ اگر فی الحقیقت جناب مولوی صاحب نے اس معاملہ میں اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی تو وہ اس کے جواب میں صاف فرماتے کہ بیعت کے وقت سے لیکر آجتک میں ان کو محدث سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب خوب جانتے تھے۔ کہ درمیانی زمانہ میں وہ شدت کے ساتھ حضرت اقدس کی نبوت کا اقرار کرتے رہے ہیں۔ اس لئے جواب دیتے وقت نہایت ہوشیاری کے ساتھ درمیانی زمانہ کا ذکر ہی اڑا دیا اور صرف پہلے اور آخری زمانہ کا ذکر کر کے بات ختم کر دی حالانکہ سوال کرنے والے کی اصل غرض ہی اُسی درمیانی زمانہ کو زیر بحث لانا تھی۔ جب آپ حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی لکھا کرتے تھے۔ ورنہ جناب مولوی صاحب کے بیعت کے زمانہ میں تو خود حضرت اقدس بھی اپنے تئیں محدث ہی قرار دیا کرتے تھے۔ اور موجودہ وقت میں جناب مولوی صاحب کا حضور کو محدث سمجھنا کوئی لکی چھپی بات ہے ہی نہیں جس کے لئے استفسار کی ضرورت ہوتی۔

پس صرف پہلے اور آخری زمانوں کا ذکر کر دینا اور بیچ میں سے اقرار نبوت والے زمانہ کا ذکر صاف اڑا دینا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ جناب مولوی صاحب نے اس بارے میں ضرور عقیدہ بدلا گو اب اپنے چالیس کروڑ مسلمان بھائیوں کی ناراضگی کے خوف سے اسے ظاہر کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب اس سے بھی زیادہ دلچسپ اور جناب مولوی صاحب کی اندرونی پریشانی کا آئینہ دار ہے۔

سوال از مولانا احمد علی صاحب:۔ "آپ کا اعتقاد ان کے متعلق (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) شروع سے لیکر آج تک ایک ہی ہے۔ یا کبھی بدلا اگر ایک ہی ہے۔ تو خیر۔ اور اگر بدلا ہے۔ تو اب کیا ہے؟ اور پہلے کیا تھا اور بدلنے کی وجہ کیا ہے"؟

جواب از مولوی محمد علی صاحب:۔ "(ا) اس کا جواب نمبر ۱ کے جواب میں آچکا ہے۔ (ب) اگر آپ احمدیہ جماعت لاہور کے متعلق کوئی فتویٰ دینا چاہتے ہیں تو جماعت کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ان عقائد کی بناء پر ان پر جو فتویٰ چاہیں دیں۔ (ج) اگر ذاتی طور پر مجھ پر فتویٰ کا سوال ہے۔ تو ایسا کفر کا فتویٰ جس کو تیس سال قبل کی تحریروں سے سہارا دینے کی ضرورت ہو شاید ہی مفید ثابت ہو۔ ..... بس مناسب یہ ہے۔ کہ جو کچھ فتویٰ آپ دیں وہ آج کی تحریرات پر دیں"۔

(ٹریکٹ اراکین انجمن حمایت اسلام کے استفسارات از مولوی محمد علی صاحب)

قارئین ملاحظہ فرمائیں! کہ کس طرح جناب مولوی محمد علی صاحب قدم قدم پر اپنی تبدیلی عقیدہ کو چھپانے کی سعی فرما رہے ہیں۔ اول تو فرماتے ہیں۔ کہ اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں۔ پہلے سوال کا جواب ہی کافی ہے۔ پھر فرماتے ہیں اگر جواب لینا ہی ہے۔ تو "تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات" کو نہ دیکھو بلکہ "احمدیہ جماعت لاہور کے مطبوعہ عقائد" کو پڑھ لو۔ حالانکہ یہ "مطبوعہ عقائد" سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتے کیونکہ ان میں کسی جگہ بھی مولوی صاحب کے عقائد کے بدلنے یا نہ بدلنے کا ذکر تک نہیں۔ بالآخر فرماتے ہیں۔ "اگر ذاتی طور پر مجھ پر ہی یہ سوال کیا گیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو کچھ آپ فتویٰ دیں میری آج کی تحریرات پر دیں"۔

سوال قابل غور یہ ہے۔ کہ وہ کونسی روک ہے۔ جس کی بناء پر جناب مولوی صاحب اتنی ایچ پیچ کرتے ہیں۔ لیکن صاف اور سیدھے الفاظ

ہیں یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنا عقیدہ کبھی تبدیل نہیں کیا۔

اگر آج سے "تیس سال قبل" کی "ذاتی تحریرات" میں بھی وہی عقیدہ بیان کیا گیا تھا۔ جو آج ہے۔ تو پھر ان کو پیش کرنے سے استغفار کیوں ہوتے ہیں۔ اور کیوں بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ "جو کچھ آپ فتویٰ دیں میری آج کی تحریرات پر دیں"۔ کیا غیر مبایعین میں سے کوئی صاحب ان امور پر روشنی ڈالینگے؟

حق یہ ہے۔ اور مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر اس امر کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے مسئلہ نبوت کے بارے میں اپنا عقیدہ یقیناً بدلا۔ وہ کسی زمانہ میں بڑی باشد و مد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "مدعی نبوت" لکھتے اور سمجھتے رہے۔ لیکن آج مسلمانوں کے فتویٰ تکفیر سے خائف ہو کر "تیس سال قبل کی ذاتی تحریرات" کے اظہار سے گھبراتے ہیں اور اپنی "آج کی تحریرات" دکھا دکھا کر مسلمانوں سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

"تیس سال قبل" کی "ذاتی تحریرات" اب تو ان کی قلم سے نکل چکیں اب کسی طریق سے بھی ان کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ یہ تحریریں اب قیامت تک (انشاء اللہ) قائم رہینگی اور ہمیشہ اس امر کا اعلان کرتی رہینگی کہ امیر غیر مبایعین نے اپنا عقیدہ یقیناً تبدیل کیا۔ اور یہ کہ اس زمانہ میں تمام جماعت کا اجتماعی عقیدہ یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محض "مجدد" یا محدث نہیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ کے ایک عظیم الشان نبی اور رسول ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی عبدک المسیح الموعود

(عاجز خورشید احمد)

بائبل میں تحریف کا زندہ اور واضح نمونہ

خدائے علیم نے آج سے تیرہ سو سال قبل اپنے پاک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بذریعہ وحی یہود و نصاریٰ کے متعلق پیشگوئی بیان فرمائی۔ یحرفون الکلم عن مواضعہٖ۔ کہ بات کو اپنی جگہ سے یہود و نصاریٰ محرف و مبدل کرتے رہتے ہیں۔

اہل اسلام جب کبھی اس موضوع پر بحث کرتے۔ تو مسیحی عموماً جواب میں دو طریق اختیار کرتے ہیں۔ اول یہ کہ عام اصل زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے تحریف کا الزام لگاتے ہیں۔ دوم یہ کہ وجہ یا سبب تحریف کا بتایا جائے۔ کہ کسی جگہ کیوں تحریف کی گئی۔ ذیل میں ایک تازہ واضح نمونہ پیش کر کے بتایا جاتا ہے۔ کہ کس طرح کلام اللہ قرآن مجید کی اس صداقت کو مسیحی اپنے ہاتھوں سے اب تک ثابت کرتے جا رہے ہیں۔ یوحنا کی انجیل 20/29 میں حضرت مسیح کے حواری تھوما نے حضرت مسیح کے دوسرے ظہور پر کہا تھا۔ "اے میرے خدا اے میرے خداوند" اور قائلین تثلیث ہمیشہ اس آیت کو ثبوت الوہیت مسیح میں پیش کیا کرتے تھے۔ اس کے جواب میں جب اہل تثلیث کو یہ جواب دیا گیا۔ کہ بعض مواقع پر خطاب کرتے وقت یہ محاورہ بالعموم مستعمل ہوا کرتا ہے۔ اور خدا کو گواہ قرار دے کر اے خدا کہا جاتا ہے۔ اور آقا کو خطاب کرتے ہوئے اے خداوند کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱ سموئیل 20/11 میں۔ یونتن نے داؤد کو اسی طرح خطاب کیا۔ "اے میرے خدا۔ اے میرے خداوند" اور وہاں ہر دو نے ایک عہد باندھا تھا۔

اب چونکہ اس بات کا کوئی جواب اہل تثلیث کے پاس نہ تھا۔ انہوں نے اس مقام کو ہی محرف کر ڈالا۔ اور اب ۱ سموئیل 20/11 میں بجائے "اے میرے خدا اے میرے خداوند" کے صرف یہ لکھ دیا۔ کہ "اسرائیل کا خدا گواہ ہے"۔ (کتاب سموئیل ۱ 20/11 بائبل مطبوعہ ۱۹۴۳ء من جانب برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور)

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بہت عرصہ سے ہم تثلیث کے قائلین کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ کہ یوحنا 20/29 سے الوہیت مسیح ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور کہ یہ ایک محاورہ ہے۔ جو یہود میں مستعمل و مروج تھا۔ جیسا کہ ۱ سموئیل 20/11 میں بھی آیا ہے۔ ۱۹۱۵ء میں میں نے رسالہ ریویو آف ریلجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۱۵ء زیر عنوان الوہیت مسیح ص۱۶ پر یہی جواب اس دلیل کے رد میں تحریر کیا تھا۔ آج ایک وقتی ضرورت کے دوران میں نئی مطبوعہ بائبل دیکھ کر قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک اور ثبوت مل گیا ہے۔ کہ اس میں نصاریٰ کے متعلق آج سے کئی سو سال پہلے جو پیشگوئی بیان کی گئی تھی۔ وہ آج بھی پوری ہو رہی ہے (عبد الخالق)

تبلیغ کا نیا طریق

ہماری تجارتیں تبلیغ کے وسیع نظام پر جس عمدگی سے حاوی ہو سکتی ہیں۔ اور جس حسن و خوبی سے ہمارے تاجر بھائی اپنی مساعی جمیلہ کو عمل میں لا کر اس اہم ترین فریضہ کو سر انجام دینے کے اہل ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی ایک چیز ہے۔ جو باقی اقوام پر برتری اور فوقیت کا موجب بن سکتی ہے۔

ہمارے لئے یہ امر کس قدر مسرت انگیز ہوگا۔ جبکہ ایک طرف تو ہمارے تبلیغی مراکز خدا کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے دلیرانہ وار کوشاں ہوں گے۔ اور دوسری طرف ہمارے تجارتی ادارے خالص اسلامی طریق پر پوری کامیابی سے چل رہے ہونگے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "ایسی تجارتیں اور ایسی صنعتیں اختیار کی جاویں۔ جو دین کی تقویت کا موجب ہوں ...... صناع اور تاجر جہاں کہیں ہوں۔ ان کی پالیسی کا طریق ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے کام کے نتیجہ میں اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ دین کی طاقت بڑھے۔ اور مذہب کی دنیا میں زیادہ سے زیادہ اشاعت حاصل ہو۔ اس اصل کے ماتحت ہر شخص پر بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ خصوصاً تاجروں اور صناعوں پر۔ کیونکہ تاجروں اور صناعوں کو لوگوں میں زیادہ رسوخ حاصل ہوتا ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے ملنے کے زیادہ مواقع ملتے رہتے ہیں۔ اور وہ اگر چاہیں۔ تو اپنے اس رسوخ سے دین کی خاطر بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پس تاجروں اور صناعوں کا وجود مذہب کی تائید اور دین کی تقویت کا بہت زیادہ موجب بن سکتا ہے"۔

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس ارشاد کی روشنی میں اگر ہم ذرا سوچیں۔ تو تجارت درحقیقت ہمارے لئے وسیع رنگ میں تمام ہندوستان پر کامیابی سے چھا جانے کی عمدہ کلید ہے۔ جس سے مرکز احمدیت کا نام نہایت موثر طریق سے اقوام عالم کے دلوں میں مرکوز ہو سکتا ہے۔ اور وہ پوری دلچسپی سے قادیان کی طرف توجہ کر سکتی ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ ایک مذہبی جماعت کا عظیم الشان مرکز ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ آج یہ تجارتی اور صنعتی رنگ میں دنیا میں ایک اچھا رسوخ پیدا کئے ہوئے ہے۔ وہ دن آپ سمجھ سکتے ہیں احمدیت کے لئے کس قدر باعث فخر و ناز ہوگا۔ جب ہم تمام لوگوں کی روحانی و جسمانی ترقیات کے واحد کفیل ہونگے۔ اور ہر لحاظ سے مرجع خلائق سمجھے جائینگے جب یہ صورت ہو جائیگی۔ تو پھر لوگ خود بخود اس طرف والہانہ انداز میں دوڑے چلے آئینگے۔ اور دور دراز ملکوں تک ہماری تجارتیں پھیل جائینگی۔ اور اس طرح ہندوستان میں احمدیت کا غلبہ قائم ہوگا۔ اور لوگ تجارتی طور پر بھی قادیان کو مرکزی نقطہ تصور کرتے ہوئے ہر قدم پر اس سے بہترین مشورے طلب کرنے کے متمنی ہونگے

مکرم سید عبد الحی صاحب آف منصوری تجارت و صنعت کو احمدیت کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اس وقت تک احمدیت نے اپنے آپ کو دوسری اقوام پر ایک مذہبی جماعت کے لحاظ سے روشناس کر دیا ہے۔ اگر کوئی ایسا ذریعہ ہو کہ ہماری آواز ان تک جلد پہنچ سکے۔ اور اس پر وہ غور بھی کرنا شروع کر دیں۔ تو انشاء اللہ جلد عظیم الشان نتائج نکلیں گے۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو تجارت اس میدان میں نہایت عظیم الشان کام سر انجام دینے والی ہے۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ اگر ایک مشن فی الواقعہ کسی ملک کی تجارت پر اپنا قبضہ کرے (اگر قبضہ نہ کرے تو جس حد تک بھی اپنے ہاتھ میں تجارت لے) اس کے نتیجہ میں بہت جلد دوسرے لوگوں سے ہمارے تعلقات وسیع ہو سکتے ہیں۔ لوگ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں احمدیت سے روشناس ہو جائینگے"۔

پس ہمارے تاجر اور صناع اگر اس طرف پوری توجہ اور انہماک سے کام لیں۔ تو یہ ایک زبردست پروگرام ہے۔ جس پر کاربند ہو کر ہم چند سالوں میں تجارت و صنعت کے میدان میں نمایاں کامیابیوں کے ساتھ اقوام عالم سے اگر بڑھ نہیں سکتے۔ تو ان کے ہم پلہ ضرور ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف تو ہم دینی طور پر استاد جہاں کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ اور دوسری طرف ہم اپنی تجارتوں کی وسعت اور ان کے خالص اسلامی اصول پر مبنی ہونے کے لحاظ سے زیادہ قابل تحسین سمجھے جائینگے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔ "تجارت اور صنعت جو بظاہر دنیوی ترقی میں سے ہیں اور جن کا دین کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا یہ سب کی سب دین بن جاتی ہیں۔ بشرطیکہ اسلام کی شوکت اور دین کی ترقی ... [illegible]"

پس آؤ۔ اس دعوت عام میں شریک ہو کر اور اپنے پیارے امام کی آواز پر ادائے فرض ... لبیک کہہ کر دینوی و اخروی کامیابیوں سے مالا مال ہو جائیں (خاکسار خواجہ عبد الکریم بی۔ ایس سی کمرشل سیکرٹری)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۱۹۹ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ مستری محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ایک سو تیس (۱۳۰) روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ پھول اور انام طلائی ½ ۱ تولہ۔ پٹڑیاں نقرئی ۲۰ تولہ۔ اسی طرح کل زیور کی قیمت ۱۵۰/- روپے ہے۔ اور کل جائیداد ۲۸۰ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ کہ جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد شریف موصی ۲۹۳۷ء ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور حال قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالحمید بقلم خود موصی ۳۹۲۷ء محلہ دارالرحمت قادیان

نمبر ۸۱۹۵ منکہ خیر النساء زرینہ زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی قوم کھوکھر عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں بمفصلہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ تفصیل جائیداد حق مہر ڈیڑھ ہزار روپیہ جس میں سے ۵۰۰/- وصول کر چکی ہوں۔ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات دس تولے کانٹے دو جوڑی ڈیڑھ تولہ۔ سر کی سوئی بھی سوا تولہ۔ کلپ دس ماشہ ۲ عدد انگوٹھی ۵ ماشہ۔ کل میزان ۱۴ تولہ۔ الامۃ:۔ خیر النساء زرینہ زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی بی اے۔ گورنمنٹ ہائی سکول کوہ مری۔ گواہ شد:۔ ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد الدین صدر دارالبرکات (نوٹ) اس کے علاوہ وقت وفات جو میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ خیر النساء موصیہ

گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۹۲ منکہ حشمت بی بی بیوہ میاں خدا بخش صاحب قوم راجپوت چوہان عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ دارالسعۃ قادیان ۔پ ۔ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ حصہ از ترکہ خاوند (سامان وغیرہ) قیمتی قریباً پچاس روپیہ۔ نقد ۵۰/- روپیہ کل یکصد روپیہ ہیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ العبد نشان انگوٹھا حشمت بی بی۔ گواہ شد محمد صدیق دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد رمضان علی دارالسعۃ قادیان

نمبر ۸۱۹۱ منکہ بدرالدین ولد چودھری جیون قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن عالمہ ڈاکخانہ کھٹیاں ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۲۰ گھماؤں ۴ کنال ۵ مرلہ اراضی ملکیت ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بدرالدین موصی۔ گواہ شد ملک فتح محمد احمد موصی اکاؤنٹنٹ ایم۔ ای۔ این سنڈیکیٹ۔ گواہ شد۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۸۶ منکہ امۃ الرشید بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب دھرمکوٹی قوم ککے زئی عمر ۲۱/۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۳۵/- روپے مہر صرف اور چوڑیاں طلائی وزنی ½ ۲ تولہ ہار ایک تولہ۔ سوئی چار ماشہ۔ کانٹے اور مندری ½ تولہ۔ کل سوا چار تولہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور رقم یا کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گی۔ نیز جو میرے مرنے کے بعد جائیداد موجود ہوگی اسکی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الرشید بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ ملک بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۸۵ منکہ امۃ الحفیظ بنت الحاج چودھری غلام حسین صاحب قوم کھٹی راجپوت پیشہ طالب علم عمر اکیس ۲۱ سال قریباً۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر مارچ ۱۹۴۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میرے والد محترم کی طرف سے مبلغ پانچ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد امۃ الحفیظ بیگم۔ گواہ شد:۔ غلام حسین والد موصیہ پی ای ایس پنشنر محلہ دارالفضل قادیان (صحابی موصی) گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔ بقلم خود

درخواست دعاء

میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کو ایک ہفتہ بخار نارمل رہ کر اب پھر تین دن سے شام کو حرارت ہونے لگی ہے ۹۹ سے ۱۰۰ تک حرارت ہو جاتی ہے بہت فکر ہے۔

پنی سلین ابھی جاری ہے۔ آج ۱۶ دن ہوگئے ہیں۔ اور ابھی پنی سلین پانچ دن اور استعمال ہوگی پس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کو جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار بیگم چودھری سر ظفر اللہ خاں ۸ یارک روڈ نئی دہلی

نمبر ۸۱۸۳ منکہ امام الدین ولد فضل دین صاحب قوم گوجر پیشہ کاشت کاری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھابڑہ ڈاک خانہ کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۴ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ (۱) زمین مزروعہ تعدادی ۵ کنال قیمتی ۵۰۰/- (۲) بیل کا ایک راس قیمتی ۷۰/- (۳) گاؤ میش ایک راس قیمتی ۱۵۰/- (۴) دو راس بکریاں قیمتی ۲۰/- (۵) دو راس بھیڑ قیمتی ۲۰/- (۶) ایک مکان خام رہائشی جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۲۱۰/- روپے ہے۔ میرے حصہ کے مکان کی موجودہ قیمت ۷۰/- روپے ہے میرے حصہ کی مندرجہ بالا جائداد کی کل قیمت مبلغ ۸۳۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے میرا ایک کیلوں کا باغ بھی ہے جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں میرے حصہ کے باغ سے موجودہ تقریباً ۴۰/- روپے سالانہ آمد ہوتی رہتی ہے میں اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میں یہ رقم تا زیست سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد امام دین سکنہ بھابڑہ۔ گواہ شد: منگو ولد ڈھیلا بھابڑہ گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر

نمبر ۸۰۹۸ منکہ کرم بی بی بیوہ علی گوہر قوم مانگی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اہم طلائی وزنی ۱/۲ تولہ اور کچھ روپیہ نقد کل ۲۰۰/- روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ کرم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد شیخ غلام رسول گھٹالیاں۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۹۴ منکہ خورشید بیگم زوجہ فضل حق صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر تیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن نتھوکے ڈاک خانہ ناگوکے ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۵ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر/ ۴۰۰ روپے جو قابل وصول ہے۔ زیور میرا اسوقت کوئی نہیں ہے۔ حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی + الامۃ:۔ خورشید بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ محمد فضل حق خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد علی گوہر ساکن بگول

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ (ابوداؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے **حضرت مرزا غلام احمد** علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپکی حیات کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں مگر آپکے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ —

اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے ہو گے۔ اس لئے ہم تمہیں حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے تو اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب کو یہ بجا لانا فرض ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۵۴ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے۔ بہ رقم حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقوم معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے اپنے حصص بحال کرا لیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے۔

المعلن:۔ مینجنگ ڈائرکٹر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ جزیرہ ادکے ناوا میں جو امریکن فوج اتری تھی۔ وہ وسطی علاقہ سے گذر کر مشرقی کنارے پر جا پہنچی ہے۔ اور اس سے یہ جزیرہ دو حصوں میں کٹ گیا ہے۔ جاپانیوں نے کہیں کہیں مقابلہ کیا۔ اس جزیرہ میں دو ہوائی اڈوں سے امریکن فوج نے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ جن میں سے ایک اس جزیرہ کے صدر مقام ناکھا سے صرف چھ میل ہے۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ امریکن فوج کے کچھ دستے لوزان میں جنوب مشرقی کنارے پر ایک اور جگہ اتر گئے ہیں اور اس نے لیگیسپی کے شہر اور اس کے قریب ایک ہوائی میدان پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۱۷ مارچ کو امریکن ڈسٹرائروں نے شمالی سماٹرا کے ایک مقام پر گولہ باری کی۔ اور اس کے چند روز بعد انڈیمان میں پورٹ بلیر پر حملہ کیا۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوجیں برابر کامیابی حاصل کر رہی ہیں۔ شمالی علاقہ میں اب وہ رائن کے مشرقی جانب سو میل تک آگے بڑھ چکی ہیں۔ نہر ڈرو ٹمنڈ کو پار کر لیا ہے۔ اور اب رسد و کمک کے ایک اہم مرکز اوسنا برگ سے صرف چھ میل دور ہے۔ وسطی محاذ پر ایک لاکھ جرمن فوج گھیرے میں آگئی ہے۔ دشمن کے تمام جوابی حملے ناکام رہے۔ تیسری امریکن فوج کے دستے کیسل اور فلڈا کے شہروں میں لڑ رہے ہیں۔ ایک دستہ ان دونوں شہروں کے درمیان پیش قدمی کر رہا ہے۔ برلین اب صرف ۱۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو روسی فوجیں اس وقت ویانا پر بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے کچھ اور کامیابیاں بھی حاصل کر لی ہیں۔

دہلی ۳ر اپریل۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ سندھ کے مزدوروں اور بیوپاریوں پر جو منیلا میں آباد تھے۔ کیا گذری ہے۔ حکومت کی طرف سے جواب میں کہا گیا۔ کہ رائٹر نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ وہاں بہت سے سندھی مارے گئے۔ اور ان کی جائیدادیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ تاہم امریکن گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں مفصل معلومات بہم پہنچائے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ جرمن ریڈیو نے نازی پارٹی کے مرکزی دفتر کا ایک اعلان نشر کیا ہے۔ جس میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ کوئی جرمن باشندہ ہٹلر کے براہ راست اور قطعی احکام موصول ہوئے بغیر اپنی ڈیوٹی کو ترک نہ کرے۔ اور نہ اپنا گھر خالی کرے۔ نیز کہا گیا ہے۔ کہ اب آزمائش کا آخری لمحہ آ پہنچا ہے۔ جس میں غلامی کا خطرہ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ دشمن کی جو فوجیں جرمنی میں داخل ہو گئی ہیں۔ ان کے خلاف ہر جگہ پورے عزم اور انتہائی بے رحمی کے ساتھ لڑائی جاری رکھی جائے۔ فتح حاصل کرو یا جان دے دو۔

طہران۔ وزیر خارجہ ایران نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ لنڈن میں مقیم ایرانی سفیر نے سان فرانسسکو کانفرنس میں ایران کی نمائندگی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ مارشل منٹگمری کے ٹینک اور توپ خانہ سیلاب کی طرح آگے بڑھ رہا ہے۔ لاریوں اور ٹینکوں کی میلوں لمبی قطاریں جرمنی میں دور دور تک گھس رہی ہیں۔ روہر کا سارا علاقہ جرمنی سے کٹ چکا ہے۔

ماسکو ۳ر اپریل۔ مسز چرچل کل یہاں پہنچیں۔ آپ روسی ہسپتالوں کا معاینہ کریں گی۔

لنڈن۔ ۳ر اپریل۔ رائٹر کا بیان ہے۔ کہ جرمن وسیع پیمانہ پر ہالینڈ کو خالی کر رہے ہیں

لنڈن ۳ر اپریل۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے ہونن میں چھبیٹ چینی فوج کے مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ اور نالنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں ایک مضبوط امریکن ہوائی اڈہ بھی تھا۔

دہلی ۳ر اپریل۔ کل سنٹرل اسمبلی میں وار سیکرٹری نے بتایا۔ کہ گذشتہ پانچ برس میں فوجیوں کے لئے ساڑھے آٹھ لاکھ مویشی ذبح ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ دو سال میں بیس لاکھ چار ہزار بھیڑیں اور بکریاں۔

امرتسر۔ ۳ر اپریل۔ بیس مسافروں کا چالان اس جرم میں کیا گیا۔ کہ وہ پائیدانوں پر کھڑے ہو کر گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ ریلوے مجسٹریٹ نے دس دس روپیہ جرمانہ یا دس دس یوم قید کی سزا دی۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ جرمن ہوائی فوجیں مغربی اور وسطی جرمنی کے ہوائی اڈوں سے وسیع پیمانہ پر پسپا ہو رہی ہیں۔ رائن کے علاقہ میں تمام ہوائی اڈے خالی کئے جا چکے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ ہٹلر نے تمام پارٹی لیڈروں اور جرنیلوں کی کانفرنس طلب کی۔ جس میں جرنیلوں نے صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ اب لڑائی جاری نہیں رکھی جا سکتی۔ یہ افواہیں بھی پھیل رہی ہیں۔ کہ ہٹلر امریکہ و برطانیہ سے علیحدہ صلح کر کے صرف روس کے خلاف جنگ جاری رکھنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال میں برطانی گورنمنٹ نے جنگ پر چھ ارب پونڈ خرچ کئے ہیں۔ آغاز جنگ سے اب تک برطانیہ ۲۸ ارب پونڈ خرچ کر چکا ہے۔

علی گڑھ ۳ر اپریل۔ ایک نوجوان انصار حسین نام نے متواتر ۸۲ گھنٹے سائیکل چلا کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ آپ نے ۸۳۰ میل کا سفر اس اثنا میں طے کیا۔

کلکتہ ۳ر اپریل۔ کہا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے برما کی لڑائی میں راکٹ کا استعمال شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ لبلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ یورپ کے سابق آزاد شہر ڈنزگ کو پولینڈ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ جاپان گورنمنٹ کا ایک اعلان ٹوکیو ریڈیو نے براڈ کاسٹ کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ کوریا اور فارموسا کو خاص جاپان میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اب وہ خاص جاپان کے حصے متصور ہوں گے۔

اوکاڑہ ۳ر اپریل۔ گندم ڈرہ -/۸/۹ روپے نارمہ -/۱۲/۹ روپے چنے -/۸/۷ تارامیرا -/۴/۱۴ تا -/۱۲/۱۴ چاول ڈرہ -/۹/۱۱ ماش سیاہ -/۴/۱۷ گڑ -/۸/۸ تیل -/۱۲/۹ شکر -/۱۲ تا -/۸/۱۴

امرتسر ۳ر اپریل۔ سونا -/۷۵ روپے چاندی -/۱۲۹ پونڈ -/۹/۴

لنڈن ۳ر اپریل۔ انگلستان پر امریکن اڑن بموں کے حملوں کا سلسلہ اب کئی روز سے بالکل بند ہے۔

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے روس کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے۔ کہ لبلن کمیٹی کو سان فرانسسکو کانفرنس میں نمائندگی دی جائے۔ برطانی گورنمنٹ نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۳ر اپریل۔ ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کو سیرت النبیؐ کے جلسہ کے موقع پر وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں احمدیوں پر حملہ کرنے کے الزام میں بعض احراریوں پر جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اسکی پیشی ۲۹ مارچ کو تھی۔ مگر چونکہ سماعت کنندہ مجسٹریٹ کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب ۱۲ر اپریل تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ اتحادی ممالک کی ریلیف کمیٹی کے صدر کا بیان ہے۔ کہ جون کے اختتام تک یورپ کے آزاد شدہ ممالک کو ۸۰۰۰۰ لاکھ ٹن سپلائی پہنچ جائیگی۔ اس میں سے کچھ حصہ ہندوستان سے بھی لیا گیا ہے۔

انبالہ ۳ر اپریل۔ اس علاقہ میں پلیگ کی روک تھام کے لئے ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا ہے۔ کہ ہر شخص کے لئے پلیگ کا ٹیکا لگوانا ضروری ہے۔ جو نہ لگوائیگا۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔ پلیگ کے متعلق بے بنیاد افواہیں اڑانے والوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مقدمات چلائے جائیں گے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ اتحادی فوجیں ہالینڈ کے شمال میں بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمن شمال مغربی کونہ سے بچ نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ زمسٹر کے شہر کے ۲/۳ حصہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ کیسل کے شہر میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے خبر دی ہے۔ کہ ویانا سے تیس میل جنوب کی طرف ایک اہم شہر میں سخت لڑائی جاری ہے۔ یہ شہر ویانا کا جنوبی پھاٹک سمجھا جاتا ہے۔

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پچاس اتحادی بمباروں نے ہانگ کانگ میں جاپانی ٹھکانوں پر مسلسل تین گھنٹے بمباری کی۔

دہلی۔ ۳ر اپریل۔ وار ٹرانسپورٹ ممبر نے سنٹرل اسمبلی میں تحریک پیش کی۔ کہ ریلوے بجٹ میں ۲۰ لاکھ کا اضافہ لیا جائے۔ اتنی رقم مسلم لیگ پارٹی کی تحریک پر ریلوے بجٹ میں کم کر دی گئی تھی۔ اس رقم سے ریلوں میں بھیڑ کم کرنے کی غرض سے ریلوے خود یا ٹھیکوں پر بس سروسوں کا انتظام کریگی۔

کلکتہ ۳ر اپریل۔ وسطی برما میں ۱۴ ویں فوج نے تھازی سے شمال مغرب کی طرف دو دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو رنگون مانڈلے ریلوے پر ایک اہم جنکشن ہے۔ اراکان میں ۱۵ ویں کور کے دستے ٹمنڈو کے مشرق کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ شمالی علاقہ میں صرف گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ۲۵ چینی فوج نے بھی سیپاؤ کے جنوب اور مونگیانگ کے علاقہ میں گشتی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اتحادی بمباروں نے دور دور تک دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔